

# یورپ، مسلمان پناہ گزین، اور ہم

انگریزی تخریب: شیخ عاصم الحداد

اردو قالب: عماد الدین

گزشتہ چند ہفتوں سے سمندر میں ڈوب کر جاں بحق ہونے والے شامی بچے کی تصویریں ساری دنیا کے میڈیا پر مسلسل نشر کی جا رہی ہیں۔ شام کے مہاجرین اچانک دنیا کا اہم ترین مسئلہ بن گئے ہیں۔ یورپی حکومتیں شب و روز دنیا کو انسانیت اور ہمدردی کا درس دے رہی ہیں گویا یورپ روز اول سے اپنی سرحدیں کھولے اور باہیں پھیلانے مہاجرین کا منتظر ہے۔ سارا عالم جہاں یورپ کی دریا دلی اور کریم النفسی کے گن گارہا ہے وہیں "امیر مسلمان ملکوں" کو آڑے ہاتھوں لیا جا رہا ہے کہ انہوں نے شامی مہاجرین کے واسطے کچھ نہیں کیا۔ بلکہ کچھ لوگ تو اس بہانے اسلامی تعلیمات کو ہی نشانہ بناتے نظر آتے ہیں۔

کیا کسی نے سوچا کہ جذبات کا یہ طوفان ایک دم کیسے اٹھ آیا؟ کیا یہ محض ایک اتفاق ہے؟ اگر ہماری یادداشت گزشتہ چند ہفتوں تک ہی محدود نہیں تو آئیے کچھ سال پیچھے چلتے ہیں۔ شام میں مارچ ۲۰۱۱ کا انقلاب شروع ہوئے ابھی ایک سال ہی گزرا تھا۔ دنیا ابھی داعش نامی کسی جماعت کے وجود سے بھی نا آشنا تھی اور شام کے لاکھوں شہری اپنے گھر بار اور وطن چھوڑ کر ہمسایہ مسلمان ممالک ترکی، اردن اور لبنان میں پناہ لینے پر مجبور ہو چکے تھے۔ بشار کی افواج نے کیمیائی ہتھیاروں کا استعمال کیا اور بیک وقت بیس ہزار شہریوں کو بے رحمی سے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ تب یہی یورپ، جو آج شامی عوام کا سب سے بڑا نمگسار بنتا ہے، اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں بشار کی بس تھوڑی سی مذمت کر کے ہی اپنے فرائض سے عہدہ براہو گیا تھا۔ بشار کا ظلم مزید بڑھا اور ایک وقت آیا جب روزانہ کم و بیش

دو ہزار لوگ شام سے ہجرت کر رہے تھے اور روزانہ لگ بھگ تین سو افراد بشار کی افواج کے ہاتھوں شہید ہو رہے تھے۔ مگر یورپ کے کان پہ جوں تک نہ رینگے!!!

سنی آبادی کی نسل کشی نے چند سال میں شام کا جغرافیہ ہی بدل دیا ہے۔ سنی اکثریت والے شہر اور علاقے مکینوں کی بڑی تعداد میں ہلاکت اور نقل مکانی کے باعث مکمل طور پر اجڑ چکے۔ ایسے میں کچھ ذہنوں میں سوال اٹھتے ہیں کہ اس قضیے میں مغرب کا خاموش تماشائی بنے رہنا کیا محض اتفاق ہے؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ عرب بہار میں کھلتے کچھ غنچوں سے مغرب کے ایوانوں میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگی تھیں؟

پھر میڈیا کا پرابلیگنڈہ شروع ہوا کہ لاکھوں افراد کے ترک وطن کی اصل وجہ تو داعش ہے، اور ماتم ہے ہماری عقل پہ کے ہم نے یہ سراسر جھوٹا پرابلیگنڈا مان بھی لیا؟ بغیر یہ سوچے کہ داعش کی پیش قدمی تو شروع ہی ۲۰۱۳ میں ہوئی تھی!!! اب چونکہ شام کے بیچارے مسلمانوں کو داعش کے ظلم سے بچانا نہایت ضروری تھا، یورپ کی دردمند حکومتوں کو "بادل ناخو استہ" بشار کی مدد کو آنا پڑا۔ یہ الگ بات ہے کہ بمباری کا نشانہ زیادہ تر وہی بنے جو بیک وقت بشار سے لڑ رہے تھے اور داعش کا راستہ بھی روکے ہوئے تھے۔

بشار کے ہاتھوں اڑھائی لاکھ سے زائد شہریوں کا قتل عام ہو چکا اور یورپ ابھی تک یہی پوچھتا پھر رہا ہے کہ وہ ہجرت کر کیوں رہے ہیں؟ بے رحم حکومتی افواج سے بقا کی جنگ لڑنے والوں کی عسکری مدد تو دور کی بات، شہری علاقوں پر حملے ہی رکوادیئے ہوتے تو آج ان مظلوموں کو اپنی جانیں خطرے میں ڈال کر یورپ پہنچنے کی ضرورت ہی نہ پیش آتی۔ دفتغاً یہ جو دردِ دل جاگ اٹھا ہے ناصر ف مصنوعی اور غیر موثر بلکہ کافی حد تک مشکوک بھی لگتا ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ درپردہ مقصد شام پر مزید بمباری کا جواز ڈھونڈنا ہو؟ تاکہ حکومت مخالف گروہوں کی پیش قدمی روکی جاسکے جس کا اعتراف حال ہی میں بشار نے خود کیا ہے؟

چند ہزار مہاجرین کو پناہ دے کر یورپ تمام عالم کی مدح سرائی کا حقدار ٹھہرا اور حسب توقع ان مسلمان ملکوں کا کہیں ذکر تک نہیں جو برسوں سے لاکھوں تارکین وطن کو امان دیے ہوئے ہیں۔ اور کچھ یورپی ممالک کے برعکس بدلے میں "ستے مزدور" ملنے کی توقع بھی نہیں رکھتے۔ جرمنی سے سو گنا کم آمدن رکھنے والے ایک مسلمان اور عرب ملک اردن نے چھ لاکھ سے زائد مہاجرین کو پناہ دے رکھی ہے اور ان میں سے بیشتر کا سہارا بننے والے اردن کے عام شہری ہیں جن کی اکثریت خود نادار اور تہی دست ہے۔ مسلمان ترکی جہاں بیس لاکھ سے زیادہ شامی مہاجرین پناہ گزین ہیں کیا کسی بین الاقوامی قانون سے مجبور ہو کے ان کے دستگیری کر رہا ہے؟ ہر گز نہیں، یہ ترک حکومت اور عوام کا اسلامی جذبہ ہی ہے جو انہیں اپنے بے آسرا بھائیوں کا سہارا بناتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت کل شامی پناہ گزینوں میں سے پچانوے فیصد مسلمان ممالک ترکی، اردن، لبنان اور مصر میں ہی مقیم ہیں۔

خدارا اخلاقیات کی تقریروں سے متاثر ہونے سے پہلے زمینی حقائق جاننے کی کوشش کیجئے۔ انسانیت کا درس کیا ہم ان سے لیں گے جن کے نزدیک شمالی افریقہ سے آنے والے مہاجرین کا کر و چڑ ہیں اور مسئلے کا بہترین حل ان کی کشتیوں کو سمندر میں غرق کر دینا ہے؟ برطانیہ عظمیٰ نے بھی بالآخر اپنی 'اخلاقی ذمہ داری' کا احساس کرتے ہوئے اگلے پانچ سال میں بیس ہزار پناہ گزین قبول کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ مت بھولیں کہ مسلمان ترکی میں بیس ہزار لوگ ہر ہفتے داخل ہوتے ہیں!!! اور یہ بھی یاد رہے کہ تمام مغربی ممالک نے اقوام متحدہ کے معاہدہ برائے انسانی حقوق پر دستخط کیے ہوئے ہیں جس کے مطابق "کسی بھی ملک میں پناہ حاصل کرنا ہر مظلوم انسان کا بنیادی حق ہے" جبکہ مذکورہ بالا مسلم ممالک میں سے کوئی بھی اس معاہدے کا حصہ نہیں ماسوائے ترکی کے، اور وہ بھی صرف یورپی تارکین کو پناہ دینے کا پابند ہے۔

کم از کم ہم مسلمانوں کو تو اس پرابلیگنڈہ کی حقیقت سمجھنی چاہیے تاکہ ہم بھی یورپی نسل پرستوں کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے مسلمانوں پر ہی لعن طعن شروع کر دیں۔ کیا ہم ایسی بے تکلی باتوں پر یقین کر سکتے ہیں کہ شامی مسلمان چھتیس پاؤنڈ ہفتہ کے بدلے اپنا دین چھوڑنے کو تیار ہیں؟ بے شک شامی بھائیوں اور بہنوں کی مدد ہمارا فرض ہے اور یہ فرض نبھانے میں بلاشبہ ہم سب سے شدید غفلت اور کوتاہی ہوئی ہے اور مسلسل ہو رہی ہے بالخصوص دولتمند خلیجی ریاستوں کی جانب سے جن کے اقدامات شرمناک حد تک ناکافی رہے ہیں۔ بخدا ہمارا مقصد ان شاہی خانوادوں کا دفاع ہر گز نہیں جنہیں اپنے لوگوں کی خواہشات اور جذبات سے غیر ملکی مفادات ہمیشہ عزیز تر رہے ہیں۔ لیکن ہم یہ ماننے کو قطعاً تیار نہیں کہ مسلمان عوام سے بڑھ کر کسی نے شامی مہاجرین کی مدد کی ہے یا کبھی کر سکتا ہے باوجودیکہ مسلمان تقریباً ہر جگہ نسبتاً کم وسائل رکھتے ہیں۔ صرف برطانیہ میں ہی مسلمان دوسرے مذاہب اور لادین طبقوں سے تین گنا زیادہ صدقہ و خیرات کرتے ہیں۔

اس امت کی طاقت اور اتحاد کو زوال بھی ہو تو باہمی ہمدردی اور انسانیت کا درس اس دین سے بہتر اور کوئی نہیں دے سکتا۔ اور کس مذہب اور نظریے کی اقدار اسلام سے زیادہ خوبصورت ہو سکتی ہیں؟ یہ انسانی اور اخلاقی قدریں اس امت کے خمیر میں شامل ہیں اور قطع نظر اس سے کہ میڈیا آپ کو کیا دکھاتا ہے یہ امت اپنے بدترین ادوار میں بھی ان قدروں کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتی۔ اس امت کے سوا اور ہے کون جس کے ہاں دین کا رشتہ خون کے رشتوں سے گراں تر ہوتا ہے؟

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا (آل عمران: ۱۰۳)

"اور سب مل کر اللہ کی ہدایت کی رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور فرقے فرقے نہ ہو جانا۔ اور اپنے اوپر اللہ کی اس مہربانی کو یاد رکھنا جب تم ایک دوسرے کے دشمن

تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی  
بھائی ہو گئے"

مسلمان اللہ رب العزت کا حکم مانتے ہوئے، ہمیشہ کی طرح اس بار بھی اپنے بھائیوں  
اور بہنوں کی اعانت میں سب سے آگے ہی نظر آئیں گے اور اجتماعی طور پر کسی نے اس کا  
عشر عشر بھی نہیں کیا ہو گا۔ کیونکہ اللہ کی رضا کے لیے جینے مرنے والے مسلمان سے  
زیادہ بے غرض، درد مند، منصف مزاج اور اپنی راحت و آرام قربان کرنے والا کوئی اور  
نہیں ہو سکتا۔ لاتعداد مسلمان رضا کار افراد اور تنظیموں کو پناہ گزینوں کی بستیوں میں بلانے  
کے لیے معصوم عیلان کردی کا بے جان چہرہ نہیں دکھانا پڑا تھا۔ اس لیے کہ مسلمان  
خدمتِ خلق دکھلاوے کے لیے یا عالمی دباؤ سے مجبور ہو کے نہیں کرتا۔

وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ

(الدھر: ۸-۹)

اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكْرًا

"باوجودیکہ ان کو خود کھانے کی چاہت ہوتی ہے مگر فقیروں، یتیموں اور قیدیوں

کو کھلاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم تم کو محض اللہ کی خوشنودی کے لیے کھلاتے ہیں۔

نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکر گزاری۔"

ان کے جذبہ انسانیت کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ دیکھ کر تالیاں بجانے والا کوئی  
ہے کہ نہیں۔ شامی بھائیوں کے لیے ان کا جذبہ اخوت آج بھی وہی ہے جو انقلاب کے آغاز  
میں تھا۔ یہ خلوص ایک پکے اور سچے مسلمان کا ہی خاصہ ہو سکتا ہے جیسا کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
کا فرمان ہے:

"ایمان والے آپس میں محبت، ایک دوسرے پر رحم اور باہمی تعاون کرنے میں

ایک جسم کی مانند ہیں۔ اگر جسم کا ایک عضو میں تکلیف ہو تو اس کی وجہ سے سارے

جسم کی نیند اڑ جاتی ہے اور سارا جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔"

اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ جسے اللہ نے اسلام کی نعمت سے نوازا ہے وہ ہمیشہ راہِ ہدایت پر ہی چلے گا اور نہ یہ کہ جو ابھی اسلام کے نور سے محروم ہے وہ کبھی فراخ دل اور فیاض ہو ہی نہیں سکتا۔ حالیہ بحران میں بلاشبہ یورپی شہریوں کی کثیر تعداد نے نہایت قابلِ تعریف طرزِ عمل کا مظاہرہ کیا ہے لیکن جہاں تک یورپی حکومتوں کا تعلق ہے، ان کے لیے مجھے شام کے ایک معروف معلم کا یہ پیغام یاد آتا ہے:

"وہ تمام مغربی ممالک جو لاکھوں شامی مہاجرین کو پناہ دے رہے ہیں انہیں میرا ایک مشورہ ہے: براہِ کرم ان لاکھوں افراد کو اپنے گھر لوٹنے دیجئے اور بدلے میں شام سے صرف ایک شخص لے لیجئے... بشار الاسد"

اصل انگریزی مضمون:

<http://www.islam21c.com/politics/refugee-crisis-has-europe-set-an-example-for-muslim-nations>